انجیل میں تحریف کا ایک مزید ثبوت

تمام مذاہب عالم کی مقدس مذہبی کتب میں سے صرف قرآن کریم ہی ایک ایسی کتاب ہے جو اس وقت تک اپنی اصلی شکل میں موجود ہے۔ اور باوجود کئی صدیاں گزرنے اور بڑے بڑے انقلابات آنے کے ایک نقطہ کی بھی اس میں کمی بیشی نہیں ہوئی۔ دراصل اسلام کی صداقت اور قرآن کریم کے من جانب اللہ ہونے کا یہ بھی ایک عظیم الشان ثبوت ہے۔ خدا تعالٰے نے قرآن کریم نازل کرتے وقت ہی فرما دیا تھا۔ کہ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔ ہم نے ہی یہ قرآن اتارا ہے۔ اور ہم ہی ہر رنگ میں اس کی حفاظت کریں گے۔ چنانچہ یہ حفاظت پورے اہتمام کے ساتھ ہوتی چلی آرہی ہے۔ اس زمانہ میں اگرچہ قرآن کریم کے ایک ایک لفظ کی حفاظت کا بہت بڑا ذریعہ مطبع موجود ہے۔ اور کسی کی مجال نہیں کہ دیدہ دانستہ قرآن کریم میں ایک شعشہ کی بھی کمی بیشی کر کے شائع کر سکے۔ لیکن پریس کی ایجاد سے قبل بھی خدا تعالٰے نے ایسا سامان کر رکھا تھا۔ جو کسی اور صحیفہ کو کسی وقت بھی میسر نہیں آیا۔ اور وہ یہ کہ ابتدائے اسلام سے ہی خدا تعالٰے نے مسلمانوں میں سے کئی لوگوں کو توفیق بخشی۔ کہ وہ سارے کا سارا قرآن کریم حفظ کر لیں۔ اور یہ سلسلہ آج تک چلا آرہا ہے ؂

یہ انتظام تو قرآن کریم کے الفاظ کی حفاظت کا ہے۔ اور قرآن کریم کے صحیح معانی۔ اور مطالب کی حفاظت کا انتظام مجددین۔ اور ماموریں کے ذریعہ کیا۔ جو ہر زمانہ میں قرآن کریم کے صحیح مطالب دُنیا کے سامنے پیش کرتے رہے اور غلط باتیں جو قرآن کریم کی طرف منسوب ہو جاتیں۔ ان کا رد فرماتے رہے۔ موجودہ زمانہ میں خدا تعالٰے نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایسا عظیم الشان مامور اسی غرض سے مبعوث فرمایا ؂

اس کے مقابلہ میں کسی مذہب کی مقدس کتاب کی حفاظت کا کوئی عشر عشیر انتظام بھی نظر نہیں آتا۔ یہی وجہ ہے کہ نہ صرف ان کے معانی۔ اور مطالب میں زمین و آسمان کا فرق پایا جاتا ہے بلکہ ان کے الفاظ میں بھی تغیر و تبدل نظر آتا ہے۔ ہندو دھرم کی مذہبی کتب وید ہیں۔ ان کے منتروں کی تعداد میں ہی اختلاف پایا جاتا ہے۔ اور معانی کا تو یہ حال ہے کہ ایک لفظ کے ایک دوسرے کے بالکل متضاد۔ اور الٹ معنی لئے جاتے ہیں ؂

یہودیت اور عیسائیت کی مذہبی کتب عہدنامہ قدیم اور عہدنامۂ جدید میں تو اس قدر تغیر و تبدل ہو چکا ہے۔ کہ جس کی کوئی حد نہیں۔ عہدنامہ قدیم کی اصل زبان عبرانی تھی۔ لیکن ترجمہ در ترجمہ کی وجہ سے نہ صرف اصل زبان سے کلیۃً علیٰحدگی ہو چکی ہے۔ بلکہ مطالب بھی کچھ کے کچھ اخذ کئے جاتے ہیں۔ عہدنامہ جدید کے متعلق تو یہاں تک ثابت ہے۔ کہ اس کا اصل زبان کا نسخہ صفحۂ ہستی سے مفقود ہو چکا ہے۔ اور اب اس کے صرف تراجم موجود ہیں۔ اور ان تراجم میں بے حد اختلاف ہے۔ ان اختلافات میں حال میں ایک اور کا اضافہ ہؤا ہے۔ اور عجیب رنگ میں ہؤا ہے ؂

انجیل میں ایک مشہور دعا ہے۔ جو راسخ العقیدہ عیسائی روزانہ مانگنا اپنا مذہبی فرض سمجھتے ہیں۔ اس میں ایک فقرہ یہ ہے:-

"ہماری روز کی روٹی آج ہمیں دے" (متی باب ۶)

یہ فقرہ جس یونانی آیت کا ترجمہ ہے اس میں ایک لفظ Epiausios بھی آتا ہے اور یہ لفظ چونکہ ساری انجیل میں صرف ایک جگہ استعمال ہؤا ہے۔ اس لئے اس کے معنی کی تعیین کے لئے مسیحی علماء عرصہ دراز سے کوشش کر رہے۔ اور یونانی ادبیات کی چھان بین میں مصروف تھے۔ اب انگلستان کے ایک مشہور پادری کینٹن ڈین نے ایک رسالہ اس لفظ کی تحقیق میں شائع کیا ہے جس میں لکھا ہے۔ کہ جرمن فاضل پروفیسر ڈیزمان جو اس موضوع کی تحقیق پر سند کا حکم رکھتے ہیں لکھتے ہیں کہ جدید تحقیقات نے اس لفظ کے معنی غیر مبہم اور غیر مشکوک طور پر متعین کر دیئے ہیں۔ اور اس کے استعمال کے مطابق آیت کے صحیح معنی یہ ہیں۔ کہ "ہمیں آج کے دن کل کے لئے غذا کی معین مقدار عطا فرما!"

ظاہر ہے۔ کہ موجودہ ترجمہ اور اس نئے ترجمہ میں بہت فرق ہے۔ اور چونکہ کتاب اصل زبان میں موجود نہیں۔ اس لئے یہ فیصلہ کرنے کی کوئی صورت نہیں۔ کہ کونسا ترجمہ اصل کے مطابق ہے۔ اسی قسم کی مشکل ساری انجیل کے متعلق پیش آسکتی ہے۔ اور آتی رہتی ہے یہی وجہ ہے۔ کہ اس کے تراجم میں حسب ضرورت تغیر و تبدل کرتے رہتے ہیں۔ جو مذہبی کتاب اس طرح انسانی دستبرد کی تختہ مشق بنی ہوئی ہو اس کے متعلق کون کہہ سکتا ہے کہ ...

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مومن کبھی اکیلا نہیں رہ سکتا

فرمایا: "اگر ایک آدمی بھی متقی اور صالح کسی مقام پر ہو۔ جو اشاعتِ حق کے لئے پورا جوش رکھتا ہو۔ تو خدا تعالیٰ اس میں قوتِ جاذبہ پیدا کر دیتا ہے۔ اور وہ ایک جماعت بنا ہی لیتا ہے۔ کیونکہ مومن کبھی اکیلا نہیں رہ سکتا۔ یہ نہیں کہ صرف معجزات کے ذریعہ سے ہی لوگوں پر حجت پوری کی جاتی ہے۔ بلکہ مومن میں اللہ تعالیٰ نے ایک قوتِ جذب رکھی ہے۔ سعید لوگ اس کی طرف کھینچے جاتے ہیں۔ اور غیر سعید لوگ بھی سلسلہ حقہ کی خدمت میں لگائے جاتے ہیں ان کے سپرد یہ خدمت کی جاتی ہے۔ کہ سلسلہ حقہ کی مخالفت میں شور و غوغا مچا کر اس کی تشہیر کریں۔ اور اس کی تبلیغ کو دور تک پہونچا دیں۔ مومن میں قوتِ جاذبہ ضرور ہوتی ہے۔"

(بدر ۱۷ نومبر ۱۹۰۵ء)

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۳ جون۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۹ بجے شب کی ڈاکٹری مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت نسبتاً بفضلِ خدا اچھی ہے احباب حضرت ممدوحہ کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں ؎

آج بعد نماز عصر جناب میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر "فاروق" کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ اس موقعہ پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز از راہِ نوازش رشید احمد خان صاحب کے ہاں تشریف لے گئے۔ بعض اور اصحاب بھی مدعو تھے۔ مٹھائی سے مدعوئین کی تواضع کی گئی۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا فرمائی۔ احباب دعا کریں کہ خدا تعالیٰ جناب میر صاحب کے لئے یہ تعلق بابرکت کرے۔ ان کے لئے راحت و آرام کا باعث بنائے۔ اور صالح اولاد بخشے ؎

اس موقعہ پر دورانِ گفتگو میں حضور نے فرمایا دعا کے لئے کوئی امتیازی نشان ہونا جائز نہیں ہے۔ اور جب حضور کے گلے میں اور میر صاحب کے گلے میں ہار ڈالے گئے۔ تو حضور نے مسکراتے ہوئے فرمایا۔ میر صاحب کے سر پر ہار باندھ دیا جائے۔ نیز فرمایا بیاہ شادی کے موقعہ پر پاکیزہ اشعار عورتیں پڑھیں۔ اور پڑھنے والی مستاجر نہ ہوں تو کوئی حرج نہیں۔ یہ بھی فرمایا کہ ڈھولک کے ساتھ پاکیزہ گانا منع نہیں ہے ؎

افسوس کہ ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے پرائیویٹ سکرٹری حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بچہ چند

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کا ارشاد

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کا ارشاد ہے۔ کہ صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ابن حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت۔ کامیابی اور بخیریت واپسی کے لئے تمام احمدی جماعتیں دعا کرتی رہیں نیز ۹ جون سے ان کا امتحان شروع ہے۔ جو ۱۵ جون تک جاری رہے گا۔ اس میں کامیابی کے لئے بھی دعا کی جائے ؎

جماعت کا یوں بھی فرض ہے۔ کہ صاحبزادہ صاحب موصوف کے لئے دعائیں کریں۔ لیکن اب جبکہ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کا ارشاد ہے تو خصوصیت سے دعائیں کرنی چاہئیں ؎

چندہ کے بقایا جات سابقہ

بجٹ میں پیش کردہ شمار و اعداد کے معائنہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ بہت سی جماعتیں ایسی ہیں جن کے ذمہ بجٹ سالانہ کے مقابلہ میں سابقہ بقایا جات مرکزی ریکارڈ کے رو سے بہت زیادہ ہیں۔ جماعتوں کے عہدہ داران کو چاہئیے کہ ان بقایوں کو جلد سے جلد وصول کرنے کی پوری کوشش کریں۔ ہاں اگر کوئی رقوم ایسے احباب کے ذمہ ہوں۔ جو کسی جماعت سے دوسری جگہ چلے گئے ہیں یا کسی اور معقول وجہ سے کوئی بقایا جات ناقابل وصول ہو گئے ہوں تو عہدہ داران مقامی کو چاہئیے کہ صحیح وجوہ کو معہ ثبوت یا دلائل پیش کر کے ایسی (ناقابل وصول) رقموں کو اپنے بجٹوں سے خارج کروائیں۔ اس قسم کی درخواستوں کا انتظار ۳۰ جون ۳۸ء تک کیا جائے گا۔ اس کے بعد جو بقایا جات رہ جائیں گے۔ ان کے ادا کرنے کی ذمہ داری آئندہ ان جماعتوں پر قائم ہو جائے گی۔ اور پھر کوئی عذر قابل پذیرائی نہ ہوگا ؎

ناظر بیت المال قادیان

۴ دن بیمار رہ کر چند ماہ کی عمر میں فوت ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ملک صاحب موصوف کو نعم البدل عطا کرے ؎

مولوی غلام احمد صاحب مجاہد پریذیڈنٹ محلہ دار الرحمت روزانہ بعد نماز عشاء "تذکرہ" یعنی مجموعہ الہامات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا درس محلہ کی مسجد میں دیتے ہیں ؎

الکتاب والحکمۃ

بعض مضامین کے متعلق قرآن مجید سے استدلال

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

(۲۴۳) صواحب یوسف کا اپنے ہاتھ کاٹنا

فلما رأینہ اکبرنہ وقطّعن ایدیھن (یوسف) یہاں لوگ عموماً بڑی حیرانی ظاہر کرتے ہیں۔ کہ ہاتھ کیونکر کٹے میرے نزدیک یہ معاملہ اس طرح بھی ہو سکتا ہے۔ جب زلیخا کے عشق کا چرچا ہؤا۔ تو ہمعصر عورتوں نے طعنے دینے شروع کئے زلیخا کو جب یہ رپورٹیں پہنچیں۔ تو اس نے ان کو پارٹی دی۔ پھل وغیرہ رکھے اور لازماً ہر ایک کے سامنے پھل کاٹنے کے لئے چھری بھی رکھی۔ مطلب تو صرف یہ تھا۔ کہ وُہ دیکھ کر مجھے اس معاملہ میں معذور قرار دیں۔ تاکہ کچھ تو بدنامی دُھل جائے۔ مگر جب عورتیں جمع ہوئیں۔ تو ایک عجیب اتفاق پیش آیا۔ یاد رہے۔ کہ ایسے معاملات میں پارٹیاں خاص سہیلیوں کی ہؤا کرتی ہیں۔ نہ یہ کہ عام اور غیر عورتوں کے سامنے ایسی باتیں کی جائیں۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ تین چار خاص اپنے ٹائپ کی۔ اور اپنی ہم مرتبہ رئیس عورتیں جو خود شوقین طبع۔ اور اس سے بے تکلف تھیں انہی کو بُلایا تھا۔ فرض کرو۔ ان کے نام شلیخا۔ ملیخا اور کلیخا تھے۔ اور یوسف کو اکیلا دکھانے کے لئے یہ ڈھنگ نکالا کہ سب نوکروں اور غلاموں کو اس وقت ہٹا دیا۔ صرف یوسف ؑ کو سروس کے لئے منتخب کیا۔ جب وُہ دستر خوان پر بیٹھ گئیں۔ تو یوسف کو آواز دے لی۔ کہ تم آکر یہاں خدمت کرو۔ جب مہمان بیویوں نے (جو کسی نیک و پاک خاندان کی نہ تھیں بلکہ فرعون مصر کے افسروں کی عورتیں تھیں) اسے دیکھا۔ تو بہت پسند کیا۔ اور خود اس مقدس انسان پر ڈورے ڈالنے چاہے۔ مگر وہاں بے تکلفی کس طرح ہو سکتی تھی۔ آخر سوچ سوچ کر شلیخا نے جو سب سے زیادہ عیار تھی۔ یہ تجویز نکالی۔ کہ بڑی ہوشیاری کے ساتھ پھل کھانے کی چھری سے ارادۃً اپنی ایک انگلی برائے نام زخمی کر لی۔ بس پھر کیا تھا۔ امیر زادیوں کے نخرے۔ اسی وقت ہائے ہائے شروع ہو گئی۔ یوسف ؑ کے سوا کوئی پاس نہ تھا۔ یوسف ؑ لینا دوڑنا ذرا کپڑا اور ٹھنڈا پانی لاؤ۔ ان کا ہاتھ کٹ گیا ہے۔ وُہ بیچارا یہ چیزیں لے آیا۔ اب خون کو کون ہاتھ لگائے۔ اور زخم کو کون دیکھے یہ سب ہسٹیریا کی ماری ہوئی۔ یوسف کو خود ہی شلیخا نے کہا۔ کہ میری انگلی پر پانی پٹی کر دو۔ اس نے پانی ڈالا۔ پھر اپنے ہاتھ سے پٹی باندھی۔ وُہ بھی بڑے نخروں سے اور آہستہ آہستہ بندھوائی۔ تاکہ قربِ جسمانی اور کلام اور علاجِ زخم دیر تک ہوتا رہے۔ ملیخا اس کی چالاکی سمجھ گئی اور کسی صورت میں شلیخا سے پیچھے رہنا مناسب نہ سمجھا۔ اس نے بھی چھری لے کر وُہی حرکت کی۔ خون کا قطرہ انگلی سے نکلنا تھا۔ کہ اس نے تو کہرام مچا دیا۔ غرض اب یوسف کو اُدھر متوجہ ہونا پڑا اس نے نہ صرف پٹی بندھوانے پر اور پاس بٹھانے پر اکتفا کی۔ بلکہ اسے ضعف کی وجہ سے پسینہ بھی آگیا۔ اور یوسف کو رومال لے کر اس کا پسینہ پونچھنا۔ اور پاس بیٹھ کر پنکھا بھی جھلنا پڑا۔ غلام جو ہؤا۔ ابھی یہاں سے فراغت نہیں ہوئی تھی۔ کہ کلیخا نے ایک جگر دوز چیخ ماری۔ اس کی نازک انگلی بھی نہ اتفاقاً کٹ چکی تھی۔ اب کیا تھا۔ اس کا بھی حق تھا۔ کہ اسے ڈریسنگ کیا جائے۔ اور فسٹ ایڈ پہنچائی جائے۔ مگر پٹی لگنے کی دیر تھی۔ کہ کلیخا بے ہوش بھی ہو گئیں۔ بلکہ یوسف پر ہی گر پڑیں۔ غرض یہ سب سے زیادہ ہوشیار نکلیں۔ رومال تر کر کے ان کے مونہہ پر پھیر اگیا۔ تاکہ بے ہوشی دُور ہو۔ پھر لخلخہ سنگھایا گیا۔ ابھی یہ ہو ہی رہا تھا۔ کہ شلیخا نے بھرائی ہوئی آواز سے کہا کہ ہائے درد کے مارے سر پھٹا جاتا ہے یوسف ذرا میرا سر دبا دو۔ کچھ دیر اس خدمت میں لگی۔ تو ملیخا نے ایک آہ سرد بھری۔ کہ میرے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو گئے ہائے میری جان نکلی۔ غرض پھر ان کے ہاتھ پیر گرم کئے گئے۔ یہ سارا تماشا زلیخا بھی دیکھ رہی تھی۔ جل کر خاک ہو گئی۔ آخر یوسف کو کہا۔ کہ تم جاؤ۔ جب وُہ چلے گئے۔ تو کڑک کر کہا۔ کہ او مکارو۔ تم نے مجھے طعنے دیئے تھے۔ اور یہ اپنا کیا حال ہے۔ بے شرمو! اب بولو۔ وُہ جھینپ تو گئیں۔ مگر چونکہ بے تکلفی تھی کہنے لگیں کہ واقعی یہ جوان۔ طرحدار۔ اور حسین ہے مگر ہم نے خوب دیکھ لیا۔ کہ ٹھنڈا ہے۔ بالکل یخ۔ پتھر کی طرح۔ عورت کے ناز نخرہ کا ماشاء اللہ جو اس پر ذرا بھی اثر ہو۔ آدمی نہیں فرشتہ معلوم ہوتا ہے۔ بھلا کون آدمی ہے۔ جو ہمارے ناز و ادا سے متاثر نہ ہو۔ زلیخا نے ان کو جواب دیا۔ کہ فذلکن الذی لمتننی فیہ۔ کیا اسی لئے مجھے بدنام کرتی تھیں۔ رفتہ رفتہ دوسرے دن سارے شہر میں اس معاملہ کا شور مچ گیا۔ نتیجہ یہ ہؤا۔ کہ دوسرے رئیسوں نے عزیز مصر پر زور دے دلا کر یوسف کو جیل میں بھجوا دیا۔ غرض بدنامی اور اس معاملہ کی شہرت کی ہی وجہ تھی۔ کہ جب بادشاہ نے یوسف کو رہا کرنا چاہا۔ تو انہوں نے انکار کیا۔ اور کہا۔ کہ پہلے ان ہاتھ کاٹنے والیوں کی تفتیش ہونی چاہیئے۔ تب میں نکلوں گا۔ آخر تفتیش کے بعد وُہ باعزت بری قرار پائے۔

والا تصرف عنی کیدھن سے بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ اتفاقاً ہاتھ نہیں کٹے تھے۔ بلکہ ارادۃً کمال چالاکی سے انہوں نے خود یہ کام کیا تھا۔ نہ وہ اتفاقی بات تھی۔ اگر محض اتفاق ہوتا۔ تو صرف ایک کا ہاتھ کٹ جاتا۔ اور نہ کسی عشق کی وجہ سے اضطراری معاملہ تھا۔ کیونکہ کسی حسین کو دیکھ کر کبھی نہیں سُنا کہ لوگ اپنے ہاتھ کاٹ لیتے ہوں۔ نہ ہاتھ کاٹنے سے دانتوں میں ازراہ تعجب انگلیاں پکڑنا مراد ہو سکتی ہے کیونکہ یہ ایسی بات نہیں۔ کہ قید خانہ میں کئی سال رہنے کے بعد یوسف علیہ السلام یہ پیغام بھیجتے۔ کہ ان عورتوں کی تفتیش ہونی چاہیئے۔ جنہوں نے اپنے دانتوں میں انگلیاں دبائی تھیں۔ بلکہ یہ تو کوئی مشہور حادثہ تھا۔ جس کا چرچا شہر میں ہو گیا تھا۔ اور واقعی زخم ہونے کی وجہ سے اس کی شہرت بھی ہو گئی تھی۔ کیونکہ مہمان عورتیں اپنے گھروں میں پٹیاں بندھی ہوئی آئی تھیں۔

(۲۴۴) مریم کا رزق

کلما دخل علیھا زکریا المحراب وجد عندھا رزقا۔ قال یا مریم انی لک ھٰذا۔ قالت ھو من عند اللہ۔ جب زکریا ؑ مریم کے پاس حجرہ میں جایا کرتے۔ تو ان کے پاس کھانے کی اشیا پاتے پوچھتے۔ اے مریم یہ کہاں سے آیا۔ وُہ کہتیں۔ کہ اللہ نے دیا ہے۔ اس کے معنے تو صاف ہیں۔ اور ہم لوگ آپس میں بھی ایسا کلام کرتے رہتے ہیں۔ جب کوئی نعمت ملتی ہے۔ تو اسے خدا کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ اور یہ سچ ہے۔ کہ وُہی دیتا ہے اور مریم کو تو بسبب بچہ ہونے کے اور نذر کیل ہونے کے لوگ بھی ضرور کبھی نہ کبھی مٹھائی اور پھل وغیرہ لاکر دیا کرتے ہوں گے غرض اس میں کوئی عجیب بات نہیں ہے۔ سوائے اس کے کہ چھوٹی سی عمر میں وہ لڑکی خدا تعالےٰ کی شناخت رکھتی تھی۔ لیکن لوگوں نے اس رزق کی بابت عجیب عجیب حاشیئے چڑھائے ہیں مثلاً یہ کہ فرشتے اس کے حجرے میں پھل وغیرہ چھپا کر رکھ دیتے تھے۔ اور یہ کہ وہ پھل جنت سے آیا کرتے تھے۔ اور بے موسم۔ اور بے فصل کے ہؤا کرتے تھے۔

بہاء اللہ کا دعویٰ نبوت یا رسالت کا نہ تھا

رسالہ بہائی میگزین کے ایڈیٹر صاحب کا بیان

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے ایک مضمون نگار خاتون کے مضمون مندرجہ بہائی میگزین میں بہاء اللہ کے لئے لفظ "پیغمبر وقت" کے استعمال کئے جانے سے استدلال کیا تھا۔ کہ بہاء اللہ کا دعوےٰ نبوت کا تھا۔ میں اس کے متعلق ایک مضمون پہلے لکھ چکا ہوں۔ گذشتہ شب مجھے بہائیوں کے مرکز میں جانے کا اتفاق ہوا۔ باتوں باتوں میں میں نے ایڈیٹر صاحب رسالہ بہائی میگزین سے پوچھا۔ کہ آپ نے مولوی ثناء اللہ صاحب کا مضمون پڑھا ہے۔ انہوں نے کہا ہاں پڑھا ہے۔ میں نے کہا۔ کیا ان کا استدلال درست ہے؟ کہنے لگے بالکل غلط۔ اس جگہ پیغمبر کے وہ معنے ہی نہیں جو مولوی صاحب نے سمجھے ہیں۔ وہ تو عام معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ ہمارے عقیدہ کی رو سے بہاء اللہ نے نبی یا رسول ہونے کا ہرگز دعوےٰ نہیں کیا۔

ہم بارہا مولوی ثناء اللہ صاحب کے خیال کی تردید کر چکے ہیں۔ مگر وہ یونہی کہے جاتے ہیں۔ ہمارے نزدیک بہاء اللہ کا مقام نبیوں سے بالا ہے بعد ازاں بہاء اللہ کے دعوائے الوہیت پر گفتگو ہوتی رہی۔ انہوں نے تسلیم کیا۔ کہ بے شک بہائی بہاء اللہ کے مدفن پر جا کر سجدہ کرتے ہیں۔ اور ہم سب ان کی قبر کی طرف منہ کر کے نماز ادا کرتے ہیں۔ بہاء اللہ کے قول لا الٰہ الا انا المسجون الفرید کے متعلق رد و کد کے بعد کہنے لگے کہ یہ تو خدا کا قول ہے۔ بہاء اللہ کا قول ہی نہیں۔ کیونکہ ہمارے ہاں لکھا ہے۔ منهم من قالوا ادعی الربوبیۃ۔ میں نے کہا۔ کہ یہ کس کا قول ہے۔ تو کہنے لگے کہ یہ بھی خدا کا۔ دونوں قول خدا کے ہیں بہاء اللہ کے نہیں۔ میں نے کہا۔ تو گویا یہ کہنا افترا ہے۔ کہ خدا نے خدائی کا دعویٰ کیا ہے۔ اس پر کھسیانے سے ہو گئے کیونکہ ان کے ہاں بہاء اللہ کا ہر قول وحی ہے۔ میں نے بوضاحت بتایا۔ کہ اگر تو منهم من قالوا ادعی الربوبیۃ۔ بہاء اللہ کا اپنا قول ہے۔ تو یقیناً لا الٰہ الا انا المسجون الفرید بھی اسی کا قول ہے۔ کیونکہ اس کے الہام الٰہی ہونے کا کوئی قرینہ نہیں بلکہ لفظ مسجون (قیدی) واضح دلیل ہے کہ یہ قول خود بہاء اللہ کہہ رہا ہے۔ پس اس کا دعوائے الوہیت ثابت ہے۔ اس موقعہ پر بہائی مرد عورتوں کے علاوہ بعض غیر احمدی بھی موجود تھے۔ بعض نے کہا کہ اس موضوع پر تحریری مناظرہ ہو جائے میں نے کہا ہمیں کوئی انکار نہیں۔ اگر بہائی صاحبان اس کے لئے تیار ہوں۔ تو ہم تو بفضلہ تعالےٰ آمادہ ہیں مگر انہوں نے اس موضوع پر تحریری مناظرہ کے لئے آمادگی کا اظہار نہ کیا۔

بہر حال مولوی ثناء اللہ صاحب نے جس تنکے کا سہارا لیکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کی ایک زبردست دلیل کے بالمقابل معارضہ کرنا چاہا تھا۔ وہ بالکل بودا ثابت ہو گیا۔

خاکسار۔ ابو العطاء الجالندہری

از بمبئی ۲۹ ربیع الاول ۱۳۵۷ھ

کیا آریہ سماج اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا

مہاشہ کرشن بی۔ اے تحریر کرتے ہیں "آریہ سماج کا مشن کیا ہے یہ کس لئے قائم کیا گیا۔ ایک فقرہ میں کہا جا سکتا ہے۔ منشول کو سچے شو۔ سچے مہادیو اور پربھو کے درشن کرانا۔ آریہ سماج بیس کام اور کرے۔ اگر وہ یہ کام نہیں کر دکھاتا۔ تو سمجھو کہ اس نے اپنے پر دنک کے مشن کو پورا نہیں کیا۔"

(اخبار پرکاش لاہور ۲۲ فروری ۱۹۲۶ء)

ہر سچے مذہب کا یہی مشن ہے۔ کہ انسان کو خدا سے ملا دے۔ اگر کسی مذہب کا خدا کے ساتھ مکالمہ و مخاطبہ کا تعلق نہیں ہے۔ تو یقیناً وہ زمینی ہے نہ کہ آسمانی۔ پس میں اپنے متر مہاشہ کرشن جی کی خدمت میں خصوصاً اور عام پنڈتوں کی خدمت میں عموماً یہ عرض کرتا ہوں کہ مہربانی کر کے بتائیں۔ کیا آریہ سماج کے اصول پر عمل کر کے کسی نے ایشور کے درشن کئے ہیں یا کہ نہیں۔ اگر ایشور کے درشن کئے ہیں۔ تو ایشور کی بانی سے بھی حصہ پایا ہے۔ یا کہ نہیں ورنہ ہم یہ کہنے میں بالکل حق بجانب ہیں کہ آریہ سماج اپنے مقصد میں بری طرح ناکام رہا ہے۔ اور کسی بھی اپنے بھگت کو ایشور کے درشن نہیں کرا سکا۔ اور اس سے ظاہر ہے۔ کہ آریہ سماج کا ایشور کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس لئے ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ آریہ ویر نے یہ بالکل درست لکھا ہے۔ کہ

"آریہ سماج کی بدنصیبی کہ جس پیا کے وصل کو اس کا دل تڑپتا تھا۔ جس موہنی صورت کے درشن کو اس کی آنکھیں منتظر تھیں۔ وہ اسے پراپت نہ ہوئی پر نہ ہوئی۔ نہ صرف پنڈت ہرشچندر رہ اندر نے ہی آریہ سماج کو ثروعی درجہ دیا۔ نہ صرف گورو کل ماتا کے ہونہار لال ہرشچندر نے وید پرچار کی جگہ پولیٹکس دیوتا کی اپاسنا کی۔ اور اس دیوتا کی سدھی میں اپنا نشان مٹا دیا۔ نہ صرف پنڈت اندر جی ہی پولیٹکل میدان میں جا کودے۔ اور گل کھیلے۔ بلکہ خود سوامی شردھانند جی نے بھی سوراجیہ کی دیوی پر بھینٹ ہونے کے لئے اپنے آپ کو پیش کئے بغیر چارا نہ سمجھا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ آندھی کے زور نے آریہ سماج کے پاؤں اکھیڑ دیئے۔ وہ عالمگیر ویدک دھرم کی سکیم۔ وید کا ناد بجانے کے ارادے منش جاتی کے حقیقی پائیداری کے شبھ خیال برہمچریہ برت سے اندریوں کو وش میں کر کے اصلی سوراجیہ پانے کی خواہش سب ملیامیٹ ہو گئے۔ کیا کام کرنا تھا۔ کیا پڑ گیا تھی سب کچھ بھولا۔ لالہ لاجپت رائے جیسا وید بھگت زبردست دلائل و اثبات سے وید کو ایشوری گیان سدھ کرنے کے بعد پولٹیکل دیوتا کو اچھا تا اور وید کے ایشور دکت ماننے سے پہلوتہی کرتا ہے۔ آریہ سماج اور وید کا آئینہ بھگت ڈاکٹر ستیہ پال وید مندر کی بجائے پولٹیکل دیوتا کا شیدائی بنا بیٹھا ہے آریہ سماج کے صدہا ہتیشی (خیر خواہ) اور کام کرنے والے پرلوبھنوں کے قابو آ کر ویدک مشن کو پیٹھ دکھا گئے۔ پرش ہی کیا۔ دیویوں کے لئے بھی آریہ سماج کے اصل کلیان کاری کام میں شردھا نہیں رہی۔ نوجوانوں کے اندر مذہب کیا دھرم کیا سب سے نفرت کا جذبہ پیدا ہو گیا ہے۔

(آریہ ویر لاہور ۲۴ نومبر ۱۹۲۹ء)

ان دونوں حوالوں کو ملا کر دیکھنے سے ثابت ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ ارشاد کہ آریہ دہریہ ہو جائیں گے۔ لفظ بلفظ پورا ہو رہا ہے۔

خاکسار۔ فتح محمد احمدی شرما

حفظان صحت

تندرستی دولت سے بہتر ہے

برسات کے دنوں میں عموماً انفلوانزاء کے خطرناک طور پر پھیل جانے کا خدشہ ہوتا ہے۔ گذشتہ سالوں میں ہولناک سیلابوں کے باعث وسیع رقبہ جات پر جس شدت سے یہ وبا پھیلی۔ وہ ابھی لوگوں کو یاد ہے۔ علاوہ ازیں ہم اس دس سالہ دور کے بھی قریب پہنچ رہے ہیں۔ جو ممکن ہے کوئی امتیازی حیثیت حاصل کرے۔ کیونکہ دیکھا گیا ہے۔ کہ انفلوانزاء کی وبا قریباً ہر دس سال کے بعد شدت سے پھوٹتی ہے اور گذشتہ وبا ۲۹-۱۹۲۸ء میں پھیلی تھی۔

انفلوانزاء کو لوگ کئی صدیوں سے جانتے ہیں۔ اور شروع میں عام طور پر یہ سب سے زیادہ مشرق بعید روس اور یورپ کے تمام ملکوں میں پھیلا۔ ۳۳-۱۹۳۰ء کی وبا تمام ایشیا اور یورپ پر محیط ہو گئی۔ لیکن امریکہ میں وبا کی صورت میں اس کا داخلہ ۹۰-۱۸۸۹ء سے پہلے عمل میں نہیں آیا۔ تاہم اس کے بعد وہاں اس کا کبھی کلی طور پر خاتمہ نہیں ہو سکا۔ چند ایک کیس ہمیشہ ہوتے رہتے ہیں۔ چنانچہ ۹-۱۹۰۸ء میں معمولی وبا پھوٹ نکلی تھی۔ سب سے زیادہ خطرناک وبا جس نے تمام متمدن دنیا پر اثر ڈالا ۱۹-۱۹۱۸ء میں پھوٹی۔ اس کے بعد ۲۹-۱۹۲۸ء میں بھی یہ وبا ذرا کم خطرناک صورت میں پھیلی۔

یہ مرض انفلوانزا کے جراثیم سے پیدا ہوتا ہے۔ ان جراثیم کو فیفر کے جراثیم بھی کہا جاتا ہے۔ کیونکہ اس کا انکشاف فیفر کی تحقیق و تدقیق کے نتیجہ میں عمل میں آیا تھا۔ ان جراثیم کو دوسرے جراثیم سے الگ ثابت کرنا مشکل ہے۔ انہیں ہمیشہ بعض دوسرے بکٹیریا میں شامل رکھا جاتا ہے۔

انفلوانزاء بلاشبہ متعدی مرض ہے۔ اور براہ راست تعلق کے نتیجہ میں پھیلتا ہے۔ لیکن یہ وبا مشرق بعید میں اپنی جائے پیدائش سے بڑھتی ہوئی اس سرعت کے ساتھ تمام دنیا میں پھیل گئی ہے۔ کہ معلوم ہوتا ہے۔ اس کے پھیلنے کی کوئی اور وجہ بھی ہے۔

بعض لوگوں کا خیال ہے۔ کہ یہ مرض ہوا میں اڑ کر پھیلتا ہے۔ کیونکہ جس طرف سے ہوائیں چلتی ہوں۔ اس طرف یہ نہیں پھیلتا۔ پہلے یہ ایک حلقہ میں ظاہر ہوتا ہے اور چند دنوں میں وسیع رقبوں میں پھیل جاتا ہے۔

اس کی عام علامات یہ ہیں۔ معمولی زکام کا پیدا ہونا۔ ناک اور آنکھوں کا بہنا کھانسی۔ بخار۔ سر درد اور تمام جسم میں اعصابی درد ہونا۔ پشت اور کمر عموماً اس قدر درد کرتی ہے۔ کہ مریض آرام سے لیٹ نہیں سکتا۔ اور جب ہلتا جلتا ہے۔ تو درد پیدا ہوتی ہے۔ ٹانگوں بازوؤں گردن اور کندھوں کے اعصاب شدید طور پر درد کرتے ہیں۔

اس مرض سے بچنے کے لئے علیحدگی اختیار کرنا اور دوائی کا استعمال ضروری ہے اس کے لئے اگرچہ بہت سے علاج تجویز کئے گئے تھے۔ لیکن اس کا ایک مخصوص علاج کونین کا استعمال ہے۔ اس کے حملہ سے بچنے کے لئے ہر روز تین گرین خوراک کھانی چاہیئے

ایک گمشدہ رقم کے متعلق اعلان

مجلس مشاورت کے دنوں میں اگر کسی دوست کی جو کہ ان دنوں میں بورڈنگ مدرسہ احمدیہ میں مقیم تھے۔ کچھ نقدی گم ہو گئی ہو تو وہ تفصیل سے مطلع فرمائیں۔ کیونکہ کچھ نقدی کسی دوست کی طرف سے اسی سلسلہ میں موصول ہوئی ہے۔

سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ مدرسہ احمدیہ۔ قادیان

پنجاب پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ کی ایک گشتی چٹھی

چیف انجینئر صاحب پنجاب پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ الیکٹرکسٹی برانچ کے دستخط کے ساتھ ایک گشتی اطلاع ان لوگوں کی طرف بھیجی گئی ہے۔ جو محکمہ مذکور سے بجلی حاصل کرتے ہیں۔ اس اطلاع میں بعض ایسے قوانین کا حوالہ دیا گیا ہے۔ جن کے مطابق بجلی لینے والوں کے مکانات کی وائرنگ ایک خاص امتحان میں پوری اترنی چاہیئے۔ ورنہ تین سو روپیہ تک جرمانہ کی سزا دی جا سکتی ہے۔ اگر اس چیز کو نظر انداز بھی کر دیا جائے۔ کہ حکومت کے ایک تجارتی محکمہ کا ایسا طرز تحریر اختیار کرنا جس سے خریداروں پر اپنے کسی اقتدار کا اظہار ہو۔ کہاں تک مناسب ہے۔ سوال یہ ہے کہ ان لوگوں میں جن کی بہت بڑی اکثریت انگریزی خواں نہ ہو انگریزی زبان میں کسی اطلاع کے بھجوانے کا کیا فائدہ ہے۔ انگریزی سے نابلد گاہکوں کے پاس اس اطلاع کا بھجوانا انہیں بلاوجہ تکلیف میں مبتلا کرنا ہے۔ مناسب تھا۔ کہ اس گشتی اطلاع کو اردو میں طبع کرا دیا جاتا تاکہ ہر شخص بلا کسی پریشانی میں مبتلا ہوئے اسے آسانی سے پڑھ سکتا۔

کیا محکمہ متعلقہ اس طرف توجہ کرے گا۔ اور آئندہ ایسی نوعیت کی اطلاعات جن کا مفاد اردو دان پبلک سے وابستہ ہو اردو میں شائع کیا کریگا ؟ (نامہ نگار)

پہاڑی مقامات پر جانے کیلئے ریلوے کی طرف سے سہولتیں

نارتھ ویسٹرن ریلوے نے پہاڑی مقامات پر جانے والے مسافرین کو سفر اور کرایہ کے متعلق مفید معلومات بہم پہنچانے کے لئے ایک خوبصورت پمفلٹ شائع کیا ہے نارتھ ویسٹرن ریلوے کے ارباب اختیار کی طرف سے ہر سال یہ خاص انتظام کیا جاتا ہے کہ نہ صرف نارتھ ویسٹرن ریلوے کے بڑے بڑے سٹیشنوں سے بلکہ جی آئی۔ پی۔ آر۔ بی اینڈ این ڈبلیو۔ آر۔ بی۔ بی اینڈ سی آئی۔ آر۔ اور ای۔ آئی۔ آر کے بعض سٹیشنوں سے بھی مختلف صحت افزا پہاڑی مقامات مثلاً سری نگر۔ مری۔ ڈلہوزی۔ منڈی۔ سلطان پور۔ کلو نداؤن۔ جوالا مکھی بھروائیں۔ گگریٹ ایبٹ آباد اور مسوری تک ریل اور سڑک کے مشترکہ ٹکٹ جاری کئے جاتے ہیں۔ یہ ٹکٹ تاریخ اجرا سے کر ۶ ماہ تک یا زیادہ سے زیادہ ۳۰ نومبر تک کے لئے کارآمد ہو سکتے ہیں۔

اس پمفلٹ میں مندرجہ بالا تمام مقامات تک کے سفر کے متعلق مفصل معلومات درج ہیں۔ جن کا مطالعہ ان مقامات کی سیر کی خواہش رکھنے والے لوگوں کے لئے ضروری ہے۔ کیونکہ ان میں علاوہ سفر کی سہولتوں کے کرایہ میں کفایت کی صورتیں بھی درج ہیں۔ یہ پمفلٹ ایجنٹ صاحب نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور سے مل سکتا ہے۔

تقرر سکرٹری مال

مولوی محمد صاحب اکونٹنٹ کچہری جج صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بنگورا کو استثنائی طور پر اپنے عہدہ پریذیڈنٹ کے کام کے علاوہ سکرٹری مال داہن کے فرائض بجا لانے کی بھی اجازت دی جاتی ہے۔ امید ہے کہ احباب جماعت ہر طرح ان کے ساتھ تعاون فرمائیں گے۔ عبداللہ ناجر نیلو ناظر بیت المال

خلافت جوبلی فنڈ کے متعلق احباب قادیان کے وعدے

جیسا کہ اس سے قبل الفضل میں اعلان کیا جا چکا ہے۔ خلافت جوبلی فنڈ کے تعلق میں قادیان کی جماعت نے خدا کے فضل پر بھروسہ کرتے ہوئے تیس ہزار روپیہ کی رقم پیش کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ جو اس میں سے ساڑھے بارہ ہزار روپے کا وعدہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے ہے۔ اور کم و بیش نو ہزار روپے کا وعدہ کارکنان صدر انجمن کی طرف سے ہے۔ اور باقی وعدے قادیان کے مختلف محلہ جات کی طرف سے ہیں۔ جو انہوں نے اپنے سالانہ بجٹ کے پیش نظر بالعموم بجٹ سے ڈیڑھ گنے یا دوگنے تک کئے ہیں۔ اسی طرح لجنہ اماء اللہ قادیان بھی ایک معقول رقم مہیا کرنے کا تہیہ کر رہی ہے۔

مذکورہ بالا وعدوں میں سے جن حلقوں کی فہرست اس وقت تک میرے پاس پہنچی ہے۔ وہ احباب کی اطلاع اور تحریک کی غرض سے درج ذیل کی جاتی ہے۔ اس فہرست سے یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ جن محلوں کی طرف سے فہرست وصول ہو چکی ہے۔ ان کی طرف سے یہی مکمل فہرست ہے۔ بلکہ یہ پہلی قسط کے طور پر ہے۔ انشاء اللہ جوں جوں مزید اقساط موصول ہوں گی۔ اور مزید فہرستیں پہنچتی جائیں گی انہیں اخبار میں شائع کرا دیا جائے گا۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ قادیان کے بقیہ محلے بھی اپنے اپنے محلوں کی پہلی قسط جلد تر ارسال کر کے شکریہ کا موقعہ دیں گے۔ مرزا بشیر احمد صدر خلافت جوبلی کمیٹی قادیان

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام

وعدہ ساڑھے بارہ ہزار روپیہ

نام	رقم
(۱) حضرت ام المومنین صاحبہ	۵۰۰/۰
(۲) نواب محمد عبداللہ خانصاحب مع بیگم صاحبہ	۱۵۰۰/۰
(۳) مرزا رشید احمد صاحب	۳۰۰۰/۰
(۴) مرزا عزیز احمد صاحب ایم اے	۴۰۰۰/۰
(۵) مرزا مظفر احمد صاحب	۵۰۰/۰
(۶) صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ	۱۰۰/۰
(۷) حافظ مرزا ناصر احمد صاحب	۱۰۰/۰
(۸) خاکسار مرزا بشیر احمد	۱۰۰۰/۰
(۹) ام مظفر احمد صاحبہ	۱۰۰/۰
میزان تا حال	۱۰۸۰۰/۰

محلہ مسجد اقصیٰ

(وعدہ پانچ سو روپیہ)

نام	رقم
(۱) چوہدری عبدالرحمن صاحب پریذیڈنٹ	۵۰/۰
(۲) مرزا امیر بیگ صاحب وائس پریذیڈنٹ	۲۰/۰
(۳) مستری نواب دین صاحب	۲۵/۰
(۴) منشی محمد اسماعیل صاحب	۱۰/۰
(۵) ماسٹر مامون خانصاحب	۱۲/۰
(۶) منشی جان محمد صاحب پوسٹ مین	۱۰/۰
(۷) مرزا نذیر علی صاحب	۱۰/۰
(۸) مرزا ضمیر علی صاحب	۵/۰
(۹) میاں گھسیٹا دھوبی	۱۰/۰
(۱۰) منشی محمد ابراہیم	۱/۰
(۱۱) مرزا سلام اللہ صاحب و مرزا منظور احمد صاحب مرزا اعلام اللہ صاحب مرحوم و والدہ مرزا اعلام اللہ صاحب	۲۰۰/۰
میزان تا حال	۴۵۳/۰

محلہ مسجد ناصر آباد یعنی دور الضعفاء

وعدہ ایک صد روپیہ

نام	رقم
(۱) میر ولی صاحب	۵/۰
(۲) مولوی عبداللطیف صاحب	۱۰/۰
(۳) حبیب احمد خان صاحب	۵/۰
(۴) مولوی محمد مراد صاحب	۵/۰
(۵) مولوی خیر الدین صاحب	۸/۰
(۶) محمد عبداللہ صاحب دری باف	۵/۰
(۷) دوست محمد صاحب جلد ساز	۵/۰
(۸) فضل الرحمن صاحب درزی	۵/۰
(۹) اللہ دین صاحب رنگریز	۱۰/۰
(۱۰) اللہ بخش صاحب	۵/۰
(۱۱) محمد دین صاحب راج	۵/۰
(۱۲) فقیر محمد صاحب	۲/۰
(۱۳) شیخ بشیر احمد صاحب نومسلم	۷/۰
(۱۴) رحمت اللہ شاہ صاحب	۴/۰
(۱۵) عنایت اللہ خان صاحب	۵/۰
(۱۶) ملک عبدالحق صاحب	۱/۰
(۱۷) علم الدین صاحب	۲/۰
(۱۸) حافظ محمد دین صاحب	۱/۰
(۱۹) سید حسن شاہ صاحب	۱۰/۰
(۲۰) سید مہربان شاہ صاحب	۲/۰
(۲۱) سید بشیر احمد صاحب	۱/۰
(۲۲) پسران غلام حیدر صاحب	۱/۰
(۲۳) حافظ محمد امین صاحب	۰/۱/۰
(۲۴) عبدالرحمن صاحب پٹھان	۰/۸/۰
(۲۵) سیدہ امتہ العزیز بیگم صاحبہ	۰/۸/۰
(۲۶) اہلیہ غلام حیدر صاحب	۱/۰
(۲۷) " ماسٹر غلام محمد صاحب عبد	۲/۰
(۲۸) " مولوی عبداللطیف صاحب	۲/۰
(۲۹) " محمد ابراہیم صاحب	۰/۸/۰
(۳۰) " مولوی خیر الدین صاحب	۱/۰
(۳۱) " فضل الرحمن صاحب	۰/۸/۰
(۳۲) " فقیر محمد صاحب	۰/۴/۰
(۳۳) " محمد بوٹا صاحب	۰/۸/۰
(۳۴) " عنایت اللہ خان صاحب	۰/۴/۰
(۳۵) " محمد حسین صاحب	۱/۰
(۳۶) " علم دین صاحب	۱/۰
(۳۷) اہلیہ اول خان میر صاحب	۱/۰
(۳۸) " ثانی " " "	۰/۸/۰
(۳۹) اہلیہ مرزا کریم بیگ صاحب	۱/۰
(۴۰) " عبدالکریم صاحب درزی	۰/۸/۰
(۴۱) " اللہ دین صاحب رنگریز	۰/۸/۰
(۴۲) " سید محمد حسین صاحب	۱/۰
(۴۳) " میر ولی صاحب	۱/۰
(۴۴) " سید حسن شاہ صاحب	۱/۰
(۴۵) والدہ سراج بی صاحبہ	۱/۰
(۴۶) والدہ ماسٹر غلام محمد صاحب عبد	۱/۰
(۴۷) والدہ فضل الرحمن صاحب	۱/۰
(۴۸) اہلیہ سید محمد حسین صاحب	۱/۰
(۴۹) پسران میر ولی صاحب	۰/۵/۰
(۵۰) محمد مشلح صاحب پسر مولوی عبداللطیف صاحب	۱/۰
(۵۱) سراج بی صاحبہ	۱/۰
(۵۲) عبدالقدیر صاحب طالب علم	۰/۱/۳
(۵۳) پسران عنایت اللہ خان صاحب	۰/۴/۰
(۵۴) مسماۃ خان بیران صاحبہ	۰/۴/۰
(۵۵) مسماۃ نیک جان صاحبہ	۰/۴/۰
(۵۶) والدہ منشی عطاء الرحمن صاحب	۰/۲/۰
(۵۷) اہلیہ سید مہربان شاہ صاحب	۱/۰
(۵۸) خدا بخش صاحب بیکر	۰/۶/۰
(۵۹) محمود احمد صاحب و برادر خورد	۰/۱/۶
میزان تا حال	۱۲۵/۱۲/۹

محلہ مسجد دار العلوم

وعدہ دو ہزار روپیہ

نام	رقم
(۱) چوہدری فضل محمد صاحب	۲۰/۰
(۲) میاں غلام محمد صاحب ٹیلر	۱۲/۰
(۳) میاں محمد عبداللہ صاحب دوکاندار	۶/۰
(۴) منشی عبدالحق صاحب کاتب	۵/۰
(۵) بابو اکبر علی صاحب	۱۰۰/۰
(۶) بابو عبدالعزیز صاحب پنشنر	۶۰/۰
(۷) شیخ اللہ بخش صاحب	۱۰/۰
(۸) سید محمود احمد صاحب	۵/۰
(۹) ڈاکٹر منظور احمد صاحب	۱۰/۰
(۱۰) میاں علی گوہر صاحب	۳۰/۰
(۱۱) حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب	۵۰۰/۰
(۱۲) خان بہادر شیخ رحمت اللہ صاحب	۲۰۰/۰
(۱۳) میاں نور دین صاحب	۵/۰
(۱۴) میر قاسم علی صاحب	۲۵/۰
(۱۵) شیخ محمد عبداللہ صاحب	۲۲/۸
(۱۶) چوہدری شریف احمد صاحب	۳۰/۰
(۱۷) محمد رفیق صاحب	۴۰/۰
(۱۸) مہر دین صاحب بوٹ میکر	۳۵/۰
(۱۹) مرزا عبدالکریم صاحب	۲۰/۰
(۲۰) مرزا مہتاب بیگ صاحب	۵۰/۰
(۲۱) مولوی غلام حیدر صاحب	۱/۰
(۲۲) چوہدری عنایت اللہ صاحب	۵/۰
(۲۳) ڈاکٹر مرزا عبدالرؤف صاحب	۱۰/۰
(۲۴) سید ولایت حسین صاحب	۲۰/۰
(۲۵) حکیم عبدالصمد صاحب	۲۰/۰
(۲۶) ملک عبدالرحیم صاحب	۱۰/۰
(۲۷) محمد احمد خان صاحب	۱۰/۰
(۲۸) سردار شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر اخبار نور	۱۳/۰
(۲۹) مسٹر محمد اسحاق صاحب سیالکوٹ ہاؤس	۳/۰
(۳۰) شیخ بشیر احمد صاحب اسٹام فروش	۲۵/۰
(۳۱) چوہدری رحمت خان صاحب	۱۰/۰
(۳۲) مولوی محمد عاقل صاحب	۵/۰
(۳۳) بابا شیر محمد صاحب	۱/۰
(۳۴) مسٹر محمد اسماعیل صاحب صدیقی	۵/۰

۳۷۔ مستری بشیر احمد صاحب ۲۰/
۳۸۔ مسٹر محمد اسحٰق صاحب چیلی ممبر چنیشاں ۳۵
۳۹۔ عبدالمنان صاحب میک ورکس ۳/
۴۰۔ احسان اللہ صاحب " ۳/
۴۱۔ مبارک احمد صاحب " ۱/
۴۲۔ قاضی محمد منیر صاحب " ۵/
۴۳۔ مسعود احمد صاحب " ۲/
۴۴۔ خواجہ خلیل احمد صاحب " ۸/-/
۴۵۔ سراج الدین صاحب ٹھیکیدار " ۸/-/
۴۶۔ محمد منیر صاحب دیوانی وال " ۲/۴
۴۷۔ خدابخش صاحب عرف مومن جی ۴/۸
۴۸۔ منشی محمد اسمٰعیل صاحب سیالکوٹی ۱۲/۶
۴۹۔ چودہری محمد حسین صاحب سٹیشن ماسٹر ۲۵/
۵۰۔ مسٹر محمود احمد صاحب الیکٹرک ورکس ۱۵/
۵۱۔ میاں حشمت اللہ خاں دکاندار ۱/۸
ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب ۱۷۰/
لاہور ہاؤس ۴۰/
مولوی غلام نبی صاحب ۱۸/۱۱
میاں رحیم الدین صاحب باورچی ۱۵/-
صوبیدار محمد عبداللہ خانصاحب ۴۰/
حافظ غلام رسول صاحب وزیرآبادی ۱۸/
ماسٹر نذیر احمد صاحب جنرل سروس کمپنی ۱۰۰/
منشی اسمٰعیل صاحب ملازم نواب صاحب ۱۵/
ملک فضل احمد صاحب ۵۵/
محمد اسمٰعیل صاحب کاتب ۳/
سید صادق علی صاحب پنشنر ۱۰۰/

میزان تاحال ۲۱۴۷/۱۳/

محلہ دارالبرکات

وعدہ بارہ سو روپیہ

۱۔ ڈپٹی فقیراللہ خانصاحب ۲۰۰/
۲۔ مستری امام دین صاحب ۱۰/
۳۔ مستری تاج دین صاحب ۴۰/
۴۔ چوہدری سلطان احمد صاحب ۱/
۵۔ بابو فقیر علی صاحب ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر ۱۰۰/
۶۔ میاں اللہ دتا صاحب ۱۰/
۷۔ پروفیسر علی احمد صاحب بھاگلپوری ۲۵/
۸۔ ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب ۱۹/
۹۔ خان حامد حسین خانصاحب پنشنر ۲۵/
۱۰۔ خانصاحب ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب ۳۰/
۱۱۔ بچگان محلہ دارالبرکات کی ایک ٹولی ۱/
۱۲۔ ڈاکٹر محمد اشرف صاحب سب اسسٹنٹ سرجن ۵۰
۱۳۔ میاں احمد دین صاحب مزدور ۵/
۱۴۔ حاجی محمد اسمٰعیل صاحب صدر محلہ ۱۰۰/
۱۵۔ میاں نظام الدین صاحب ۵/
۱۶۔ غلام احمد صاحب متعلم پسر مستری محمد حسین صاحب از تعمیر ۲/
۱۷۔ میاں احمد دین صاحب کوئیکی ۵/
۱۸۔ منشی محمد حنیف صاحب مدرس ۸/-/
۱۹۔ مرزا عبدالحق صاحب ۲/
۲۰۔ مستری فضل حق و عبدالغنی صاحبان ۵/
۲۱۔ چوہدری فیض احمد صاحب بھٹی کاتب ۱۰/
۲۲۔ ملک محمد طفیل صاحب ادریسر ۲۰/
۲۳۔ مستری عبدالمجید صاحب ۵/
۲۴۔ بابو عبدالحکیم صاحب ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر ۵/

میزان تاحال ۸/۱۹ ۔

رسالہ ریویو آف ریلیجنز اردو کے متعلق ضروری اعلان

رسالہ ریویو آف ریلیجنز اردو بابت ماہ جون ۱۹۳۸ء شائع ہو چکا ہے۔ فہرست مضامین حسب ذیل ہے:۔

دکھ اور سکھ کا اصل سبب کیا ہے! — از مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری
اسلامی تمدن (راستہ کے آداب) — از ایڈیٹر
کیا پوتا اپنے دادا کے ترکہ کا وارث ہوتا ہے — از مولانا محمد اسمٰعیل صاحب فاضل پروفیسر جامعہ احمدیہ
بعض سوالات اور ان کے جواب — از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب
بشنوئی فرقہ — " "
جنم ساکھی میں تحریف — از گیانی واحد حسین صاحب

یہ پرچہ خریداروں کے نام بھیجدیا گیا ہے۔ اگر کسی صاحب کو رسالہ نہ ملے تو وہ دفتر کو بہت جلد اطلاع دیں۔ بہت سے احباب اپنے پتے کی تبدیلی کی اطلاع دفتر کو نہیں دیتے رسالہ ان کے سابقہ پتہ پر جاری رہتا ہے۔ اور بسا اوقات گم ہو جاتا ہے۔ پھر جب ان سے قیمت کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔ تو وہ یہ شکایت کرتے ہیں۔ کہ انہیں رسالہ نہیں پہونچتا۔ اسی طرح صحیح پتہ معلوم نہ ہونے کے باعث دفتر ان کے نام جو خطوط بھی بعض ضروری امور کے متعلق بھیجتا ہے۔ وہ بھی عموماً ضائع ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا تمام خریداروں کی خدمت میں مؤدبانہ گزارش ہے کہ وہ اپنے پتے کی تبدیلی سے دفتر کو مطلع فرمادیا کریں۔ سوائے چند خریداروں کے باقی سب کے سالانہ چندہ کی میعاد ہو چکی ہے۔ براہ مہربانی دوست اپنا اپنا حساب دیکھ کر رقوم چندہ خود بخود بھیجدیں۔ دفتر مالی مشکلات کی وجہ سے فرداً فرداً بذریعہ خطوط یاددہانی نہیں کر سکتا۔ جن اصحاب کے ذمہ بقائے چلے آتے ہیں۔ وہ بھی توجہ فرما کر بقائے صاف کر کے ممنون فرمائیں۔ یہ ان کے ذمہ ایک قومی قرضہ ہے۔ جو دیگر تمام قرضوں کی طرح ادائیگی کا مستحق ہے۔ بعض احباب کے نام رسالہ بطور نمونہ بھیجا گیا ہے۔ امید ہے کہ وہ اس کی خریداری منظور کر کے قیمت سالانہ مبلغ تین روپے پیشگی ارسال فرمائیں گے۔ اگر خریدار کافی مہیا ہو جائیں۔ تو رسالہ کی قیمت تدریجاً دو روپے کی جا سکتی ہے۔ مخلصین سلسلہ سے استدعا ہے کہ وہ رسالہ کی توسیع اشاعت کے لئے کوشش فرمائیں۔

خاکسار منیجر رسالہ ریویو آف ریلیجنز اردو۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن۔ ۱۲ جون چیکوسلواکیہ میں انتخابات کا یہ تیسرا ہفتہ ہے۔ سیاسی جذبات زوروں پر ہیں۔ اور ہر جگہ شدت سے مظاہرہ کیا جا رہا ہے۔ اس اتوار کو انتخابات کی نوعیت سے معلوم ہو جائیگا کہ جرمن پارٹی ملک میں کیا درجہ رکھتی ہے گزشتہ چند دنوں میں چیکوسلواکیہ میں ایک موقع پر ایک شخص نے اپنے نوکروں کو ان جرمنوں کے خلاف ریوالور نکالنے کا حکم دیدیا تھا۔ جو نازی طریق پر سلام کر رہے تھے۔ اسی طرح ایک دفعہ بارش سے بچنے کے لئے چند جرمن ایک سوشلسٹ ڈیمو کریٹک کے مکان میں داخل ہو گئے اور مالک مکان کے اصرار کے باوجود نہ نکلے آخر پولیس نے آ کر انہیں گرفتار کیا لیکن عدالت نے ان سب کو رہا کر دیا۔

قاہرہ (بذریعہ ڈاک) سید امین الحسنی زعیم فلسطین قصبہ ذوق میں قیام اختیار کئے ہوئے ہیں۔ انہیں کسی سے ملاقات کرنے کی اجازت نہیں۔ بلا اجازت قصبہ چھوڑ کر نہیں جا سکتے۔ حکومت شام نے دمشق آنے کی دعوت دی تھی۔ مگر جا نہ سکے۔ یہ تمام رد و کد اس وجہ سے ہے۔ کہ ان سے حکومت فرانس نے وعدہ لیا تھا۔ کہ آپ ان تمام امور پر عمل کریں گے جن کا آپ عہد کر چکے ہیں۔

کینٹن۔ ۱۲ جون گزشتہ شب آٹھ ہوائی جہازوں نے کینٹن پر پھر حملہ کیا۔ دریا کے مشرقی بند پر بم گرائے اور اسے تباہ کر دیا۔ بجلی گھر پر تین آتشی افروز بم گرے جس سے ساری عمارت شعلوں کی لپیٹ میں آ گئی۔

لنڈن۔ ۱۲ جون ٹرکی سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ کمال پاشا سخت بیمار ہیں۔ اور ان کی علالت نے ملک میں تشویش پیدا کر دی ہے۔

لنڈن۔ ۱۱ جون انگریزوں اور ٹرکی کی حکومت میں جو معاہدہ ہوا ہے۔ اس کے رو سے انگریزی حکومت ترکوں کو ان کی فوجی طاقت مضبوط کرنے کے لئے ۶۰ لاکھ پونڈ کی امداد کرے گی۔

نواکھلی ۱۲ جون سونا تیموری چومونی اور دیگر سٹیشنوں پر مسلم نوجوانوں نے سوبھاش بابو صدر کانگرس کے خلاف سیاہ جھنڈیوں سے مظاہرے کئے اور "سوبھاش بابو واپس جاؤ" کے نعرے لگائے پولیس ۱۲ مسلم نوجوانوں کو تھانہ میں لے گئی لیکن بعد میں انہیں چھوڑ دیا گیا۔

وائنا۔ ۱۱ جون نازی حکومت نے لائبریریوں میں سے وہ کتابیں نکال دی ہیں جن میں انگریزی۔ فرانسیسی یا امریکہ کی تہذیب کی تعریف درج تھی۔

لکھنؤ ۱۲ جون گورنمنٹ کی ایک تازہ رپورٹ مظہر ہے۔ کہ اسوقت یو۔پی میں ۵۷ جیل ہیں۔ مگر ان میں قیدیوں کی تعداد تیس ہزار ہے۔ یہ تعداد انگلستان کے قیدیوں کی تعداد سے تگنی ہے۔ گورنمنٹ اس حالت کو برداشت نہیں کر سکتی اس نے ایسے فیصلے کئے ہیں۔ جن سے یہ تعداد کم ہو جائے گی۔ ایک تو وہ چھ ہزار قیدیوں کو رہا کرنے والی ہے۔ دوسرے بچے قیدیوں کو پرائمری سکولوں میں داخل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ بریلی میں اس پر عمل شروع ہو گیا ہے۔

ہری پور ہزارہ۔ ۱۱ جون ڈاکٹر خانصاحب وزیر اعظم صوبہ سرحد نے تمام اضلاع کے ڈپٹی کمشنروں کو ایک سرکلر کے ذریعہ مطلع کیا ہے۔ کہ یکم جون سے ایک لاکھ روپیہ مالیہ کی گورنمنٹ نے معافی دیدی ہے۔

نامن۔ ۱۱ جون موضع کرتی سے اطلاع ملی ہے۔ کہ ایک ہندو عورت کو اپنے خاوند کے مرجانے سے اس قدر صدمہ ہوا۔ کہ اس نے اپنے ۶-۷ سال کے دو بچوں سمیت اپنے خاوند کی چتا پرستی ہو جانے کا فیصلہ کر لیا۔ چنانچہ خود اس نے چتا میں آگ لگائی اور پہلے اپنے بچوں کو جلتی آگ میں پھینک کر خود بھی آگ میں جل کر ہلاک ہو گئی۔ اس واقعہ کی اطلاع پا کر پولیس جائے واردات پر پہنچی اور ستی ہونے میں عورت کی امداد کرنے کے الزام میں ۱۸ دیہاتیوں کو گرفتار کر لیا۔

نینی تال۔ ۱۲ جون آمدہ اطلاعات سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ بنارس کے قریب ریل گاڑی کے ڈاکہ کا سراغ پولیس نے ایک حد تک لگا لیا ہے۔ پولیس دس ملزمان میں سے چھ کو گرفتار کر چکی ہے۔ اس امر کے امکانات ہیں کہ اس گروہ کا ایک رکن سلطانی گواہ بن جائے گا۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ چند مشہور ڈاکوؤں نے چند نوجوانوں کو یہ کہکر کہ وہ سیاسی وجوہ کی بنا پر ڈاکہ ڈال رہے ہیں۔ اپنے دام تزویر میں پھنسا لیا۔ لیکن بعد میں ڈاکہ کا مال لے کر ہضم کر گئے۔

کلکتہ۔ ۱۲ جون سیاسی قیدیوں اور نظر بندوں کی رہائی کے لئے گاندھی جی نے بنگال گورنمنٹ کے سامنے جو سکیم رکھی تھی۔ گورنمنٹ نے اسے منظور کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

کلکتہ ۱۲ جون گورنمنٹ نے جو رویہ سیاسی قیدیوں اور نظر بندوں کی رہائی کے متعلق اختیار کیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ اسکے خلاف پروٹسٹ کرنے کے لئے سیاسی قیدی پھر بھوک ہڑتال کرنے والے ہیں۔

نینی تال ۱۱ جون حکومت یو۔پی نے کانپور کے مزدوروں اور کارخانہ داروں کے جھگڑے کے متعلق فیصلہ کیا ہے۔ کہ کم از کم پندرہ روپے اجرت مقرر کی جائے اور ایک مستقل بورڈ قائم کیا جائے۔ جو مزدوروں اور کارخانہ داروں کے جھگڑوں کا فیصلہ کیا کرے۔ اگر مزدور گورنمنٹ کے فیصلہ سے مطمئن ہو گئے۔ اور کارخانہ داروں نے اتفاق نہ کیا۔ تو ایک قانون بنا دیا جائیگا۔

بریلی۔ ۱۱ جون بریلی بعیت میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے فرقہ وارانہ کشیدگی کے مدنظر دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کر دیا ہے۔

کلکتہ ۱۲ جون گزشتہ دنوں کلکتہ اور بمبئی کی یونیورسٹیوں نے حکومت ہند سے درخواست کی تھی۔ کہ نامزدگیوں کے سسٹم کو اڑا دیا جائے۔ نیز لنڈن میں ہونے والے امتحان میں اس بات کو ضروری قرار نہ دیا جائے۔ کہ امیدوار برطانیہ کی کسی یونیورسٹی کا بی اے (آنرز) ہو۔ اس سلسلہ میں کلکتہ یونیورسٹی کو حکومت ہند کی طرف سے ایک مراسلہ موصول ہوا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ حکومت اس طریق کی تبدیلی کے لئے کوئی معقول وجہ نہیں دیکھتی۔

کلکتہ۔ ۱۲ جون انجمن ترقی سائنس برطانیہ کا اجلاس ۱۷ تا ۲۴ اگست ہوگا۔ لارڈ ریلے صدارت کے فرائض سرانجام دیں گے۔

لائلپور۔ ۱۱ جون مقامی بار ایسوسی ایشن کا ایک اجلاس ۱۸ جون کو منعقد ہوگا۔ جس میں اس امر پر غور کیا جائیگا کہ آئندہ کوئی ممبر فی مقدمہ ۵ روپیہ سے کم فیس نہ لے اور تمام وکلاء اپنے موکلوں کو وصول شدہ فیسوں کی رسیدیں دیں۔ خلاف ورزی کرنے والوں کو ایسوسی ایشن کی رکنیت سے خارج کر دیا جائے گا۔

لاہور۔ ۱۲ جون ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ سول نافرمانی کے سلسلہ میں احرار کے قیدیوں کا پہلا گروپ مسٹر مظہر علی اظہر کے ساتھ ۲ جولائی کو میانوالی جیل سے رہا کر دیا جائے گا۔

چارسدہ۔ ۱۱ جون تنگی سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہاں دو اشخاص کو گرفتار کیا گیا ہے۔ جو قسمت کی پڑیاں چوک میں کھڑے ہو کر ایک ایک آنہ میں فروخت کر رہے تھے۔ حالانکہ ان میں سے دھیلے یا زیادہ سے زیادہ پیسے کی چیز برآمد ہوتی تھی۔ اتفاقاً وہاں سے تھانیدار گزرا جس نے دونوں کو گرفتار کر لیا۔ ان کے قبضہ سے ۱۲۴ پڑیاں برآمد ہوئیں۔

میکسیکو۔ ۱۲ جون مشہور ہندوستانی تیراک مسٹر گھوش یورپ جا کر رودبار انگلستان کو عبور کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ ڈاکٹر ٹیگور نے انہیں کامیابی کا پیغام ارسال کیا ہے۔ اور امید ظاہر کی ہے۔ کہ وہ کامیاب ہو کر اپنے ملک کا نام روشن کریں گے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی۔